اداریہ

تعلیم و تربیت کا انسان سازی کے ساتھ رابطہ تسلیم شدہ ہے لیکن ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہمارے شعبۂ تعلیم کے ارباب بست و گشاد نے اس رابطے کو دل کی گہرائیوں سے تسلیم نہیں کیا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ہم آج تک ایک قوم نہیں بن سکے اور رنگ و نسل اور مذہب و مسلک کی تفریق کا شکار ہیں۔ ہمارے ایک قوم نہ بن سکنے کا سبب ہماری تعلیم و تربیت میں عدمِ یکسانیت ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں رائج غیرمتوازن تعلیمی نظاموں نے ہمیں ایک قوم بننے دیا، نہ کسی برتر تہذیب کی داغ بیل ڈالنے دی۔ تاہم "دیر آید، درست آید" کے مطابق، ہمارے ملک میں ایک قومی نصاب کی بات ہو رہی ہے اور شنید ہے کہ بہت جلد میٹرک کی سطح تک واحد تعلیمی نصاب رائج کر دیا جائے گا۔یہ ایک خوش آئند بات ہے ۔

دراصل، تعلیم و تربیت ایک ایسا مقولہ ہے جس پر مسلسل تحقیقی کام کی ضرورت ہے۔تعلیم و تربیت کے موضوع پر ہر زاویے سے بحث کرنا اور بحث کے نتائج کو عملی میدان میں لاگو کرنا ایک پیوستہ عمل ہے جس سے گذر کر برتر قوم اور برتر تہذیب تشکیل دی جا سکتی ہے۔ لہذا یہ بات بھی خوش آئند ہے کہ ہماری ملت کے نوجوان طبقہ نے اس موضوع کی اہمیت کو نہ فقط تسلیم کیا ہے بلکہ وہ آج اس موضوع پر ہر زاویے سے نقد و نظر رکھتے ہیں۔ اس کی واضح دلیل مجلہ نور معرفت کے موجودہ شمارے میں تعلیم و تربیت کے موضوع سے مربوط چھپنے والے انتہائی عمیق اور فنی مقالات کی وہ تعداد ہے جسے دیکھ کر اس شمارے کو تعلیم و تربیت کا خصوصی شمارہ کہنا بے جا نہ ہو گا۔

اس شمارہ میں "تربیت، لغوی مفہوم اور خصوصیات" کے عنوان سے ایک وزنی مقالہ شامل ہے۔ دوسرا مقالہ "معاشرتی ترقی میں ادب کا کردار" کے عنوان سے شامل ہے جو بذات خود لسانیات کا موضوع ہے جو اپنی جگہ تعلیم و تربیت کا ایک اہم شعبہ ہے۔ تعلیم و تربیت کے موضوع سے مربوط تیسرے مقالے میں "اقوام متحدہ کا 2030 ترقیاتی ایجنڈا، ایک تنقیدی جائزہ" کے عنوان سے پاکستان میں شعبۂ تعلیم و تربیت کے ارباب قدرت و اختیار کو "ہوشیار باش!" کہہ کر راہزنوں سے ہوشیار رہنے کی چارہ جوئی کی گئی ہے۔ موضوع سے مربوط چوتھے مقالے میں "تعلیم و تربیت کے بنیادی اصول" کے عنوان سے تعلیم و تربیت کی اسلامی FOUNDATIONS کو اجاگرکیا گیا ہے۔اسی موضوع سے مربوط پانچویں مقالے میں "تعلیم و تربیت میں جسمانی سزا" کے عنوان کے تحت ایک اہم مسئلہ پر قدرے مختلف انداز سے رائے زنی کی گئی ہے۔

ان مقالات کے علاوہ، اس شمارہ کے دامن میں ایک تحقیقی مقالہ "الہی صفات کی معنی شناسی" کے عنوان سے مزین ہے جس میں علم الکلام کا ایک اہم

موضوع زیربحث لایا گیا ہے۔ اس مقالہ کو اس شمارہ میں شامل کرنے کا ہدف، مسلم امت کے ایمان و اعتقاد کے راکد تالاب میں ارتعاش ایجاد کرنا ہے۔یہ مقالہ قاری کو صفات الٰہی کے برتر اداراک کی طرف گامزن کرتے ہوئے توصیف و تنزیہ کی تسبیح پر برانگیختہ کرتا ہے۔ اس شمارے میں "انسان، معیشت اور ماحولیات" کے عنوان سے ایک اور مقالہ جہاں کتاب شناسی کے باب میں ایک منفرد اندازِ بیان پر مشتمل ہے، وہاں انسان کے خلافتِ الہٰیہ کے مقام پر فائز ہونےکی حدود و قیود اور شرائط کی ترجمانی کے علاوہ معیشت اور ماحولیات کے حوالے سے قاری کو اپنا اقتصادی قرض اتارنے اور اپنا ماحولیاتی فرض ادا کرنے کےلئے تگ و دَو پر اکساتا ہے۔

نور معرفت کے زیر نظر شمارے کا ایک اور مقالہ "سائنس اور دین کے درمیان رابطہ" کے عنوان کے تحت اس سوال کا جواب فراہم کرتا ہے کہ سائنس اور دین کے درمیان پائے جانے والے رابطہ کی ماہیت کیا ہے۔ یہ مقالہ جہاں دینِ اسلام کی ہمہ گیری کی نشاندہی کرتا ہے، وہاں سائنس کے میدان میں تگ و دَو کو دینی فریضہ قرار دیتا ہے۔ اس شمارے میں "تکریم فاطمہ سلام اللہ علیہا" کے عنوان سے ایک اور مقالہ خواتینِ جنّت کی سیدہ حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے فضائل و کرامات پر مشتمل ہے جو رسولِ خداﷺ کی امّت کو اجرِ رسالت کی ادائیگی کی تاکید کرنے کے ساتھ ساتھ اولادِ رسولﷺ کی تکریم و تعظیم کے لزوم پر ایک جاندار تحریر ہے۔ یہ تحریر شاعر مشرق کے اُس نذرانۂ عقیدت کی یاد تازہ کرتی ہے جس میں آپ نے فرمایا:

مزرع تسلیم را حاصل بتول مادران را اسوه کامل بتول
رشتہ آئین حق زنجیر ماست پاسِ فرمان جناب مصطفی است
ورنہ گردِ تربتش گردیدمی سجده ہا بر خاک او پاشیدمی

ترجمہ: "تسلیم و رضا کی کھیتی کا محصول حضرت بتولؑ ہیں۔ ماوں کےلئے کامل اسوہ حضرت بتولؑ ہیں۔ اگر میرے پاوں میں آئین حق کی زنجیر نہ ہوتی اور مجھے حضرت محمد مصطفی ﷺ کے فرمان کا پاس نہ ہوتا تو میں حضرت بتولؑ کی تربت کا طواف اور آپ کی لحد پر سجدوں کی برسات کرتا۔"

ہمیں امید ہے کہ سہ ماہی علمی، تحقیقی مجلہ نور معرفت کا یہ شمارے، تخلیقی تصنیفات کے باب میں ایک اہم اضافہ اور قارئین کرام کی علمی تشنگی دور کرنے کےلئے مئے ساقی شمار ہو گا۔ان شاء اللہ!

* * * *